Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

انڈین آئل کارپوریشن

بنام

کنزیومر پروٹیکشن کونسل، کیرالاودیگر

تاریخ فیصلہ: 7دسمبر، 1993

[ایم. این. وینکٹچالیا، چیف جسٹس،اورایس. موہن، جسٹس]

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986-دفعہ 2(1)(g)-ملازمات میں کوتاہی-غیر مجاز گیس کنکشن—سلنڈر اور ریگولیٹر کا بغیر سبسکرپشن واؤچر کے قبضہ-غیر قانونی عمل-صارف اور آئل کارپوریشن کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں-گیس کنکشن کی مستقل منظوری سے انکار-کیا یہ ملازمات میں کوتاہی ہے—قرار دیا گیا، نہیں

مائع پیٹرولیم گیس (سپلائی و تقسیم کا ضابطہ) آرڈر، 1988-دفعہ 3(2)-سلنڈر اور ریگولیٹر کا بغیر سبسکرپشن واؤچر کے قبضہ-غیر قانونی عمل-غیر مجاز گیس کنکشن۔

مدعی نے انڈین آئل کارپوریشن کے مجاز ایجنٹ کے توسط سے ایل پی جی کنکشن حاصل کیا۔ سلنڈر باقاعدگی سے فراہم کیا جاتا رہا۔ جب مدعی نے اپنے گیس کنکشن کو مستقل بنانے کی درخواست کی تو آئل کارپوریشن نے انکار کر دیا۔ اس پر مدعی نے کنزیومر ریڈریسل فورم میں شکایت دائر کی، جس میں گیس کنکشن کی باقاعدگی اور معاوضہ طلب کیا گیا۔ مدعی کے مطابق، انکار ملازمات میں کوتاہی کے مترادف تھا۔

ڈسٹرکٹ فورم نے شکایت منظور کی اور کارپوریشن کو ہدایت دی کہ کنکشن کو مستقل کرے اور سبسکرپشن واؤچر جاری کرے۔ مذکورہ حکم کے خلاف دائر اپیل خارج کر دی گئی۔ اپیل کنندہ کا یہ مؤقف کہ مدعی اور انڈین آئل کارپوریشن کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے اور مدعی کے پاس غیر قانونی گیس کنکشن ہے جو مستقل نہیں کیا جا سکتا، تسلیم نہیں کیا گیا۔ نیشنل صارفین شکایات ازالہ فورم کمیشن میں دائر نظرثانی بھی مسترد کر دی گئی۔ یہ اپیل نیشنل کمیشن کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ نے مؤقف اختیار کیا کہ مدعی کو کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ کی دفعہ 2(g) کے تحت کوئی چارہ جوئی حاصل نہیں کیونکہ فریقین کے درمیان کوئی معاہدہ موجود نہیں، اور چونکہ مدعی سبسکرپشن واؤچر پیش کرنے میں ناکام رہا، لہٰذا وہ کارپوریشن کے خلاف کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا۔

اس کے برعکس، مدعا علیہان کا کہنا تھا کہ سبسکرپشن واؤچر ہی واحد ثبوت نہیں ہے جو مستقل کنکشن کو ثابت کرے؛ اور یہ کہ ایل پی جی سلنڈر، پریشر ریگولیٹر اور سلنڈروں کی مستقل فراہمی خود صارف ہونے کا کافی ثبوت ہے۔

اپیل منظور کرتے ہوئے یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1۔ قانونی کنکشن کو ثابت کرنے کے لیے سبسکرپشن واؤچر کی پیشی ضروری ہے تاکہ اپیل کنندہ کارپوریشن کو پابند کیا جا سکے۔ لہٰذا، غیر مجاز کنکشن کے ذریعے حاصل شدہ قبضہ کی بنیاد پر کارپوریشن پر معاہدہ عائد کرنا درست نہیں۔ چونکہ اپیل کنندہ اور صارف کے درمیان کوئی معاہدہ موجود نہیں، لہٰذا کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ کی دفعہ 2(g) کے تحت ملازمات میں کوئی "کوتاہی" واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا، مذکورہ کاروائی کنزیومر فورم کے سامنے قابل سماعت نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7330 آف 1993۔

نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن کے مورخہ 17.03.93 کے فیصلے اور حکم کے خلاف۔

محترمہ آشا جین مدن برائے اپیل کنندہ۔

کے۔آر۔ نامبیار برائے مدعا علیہان۔

عدالت کا فیصلہ موہن جسٹس کے ذریعے سنایا گیا۔

اجازت دی گئی۔

یہ اپیل خصوصی اجازت کی بنیاد پر درج ذیل حالات میں دائر کی گئی:

پہلا مدعا علیہ کیرالا میں رجسٹرڈ ایک رضاکار صارف تنظیم ہے جو سائنسی، ادبی اور فلاحی سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ ڈاکٹر پی۔ کمالا سنن، رام نیواس (گایتری)، ستھمکوٹا، اس تنظیم کے رکن اور سیکریٹری ہیں۔ انہوں نے اپیل کنندہ کے مجاز ڈسٹری بیوٹر، میسرز کارتیکا گیس ایجنسی کے ذریعہ ایل پی جی کنکشن حاصل کیا۔ کارتیکا گیس ایجنسی دوسرا مدعا علیہ ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دوسرے مدعا علیہ نے گیس کنکشن دینے اور ایل پی جی سلنڈروں کی فراہمی میں کئی بے قاعدگیاں کیں۔ گیس ایجنسی نے اپیل کنندہ، انڈین آئل کارپوریشن کی اجازت سے زیادہ کنکشن فراہم کیے، جو کہ ملازمات میں کوتاہی کے مترادف ہے۔ دوسرا مدعا علیہ انڈین آئل کارپوریشن کا مجاز ایجنٹ تھا۔ تاہم، اپیل کنندہ-کارپوریشن نے یہ یقینی بنانے کے لیے مناسب اقدامات نہیں کیے کہ ایجنسی صارفین کے ساتھ دھوکہ دہی نہ کرے۔ باوجود اس کے کہ اپیل کنندہ کو دوسرے مدعا علیہ کے طرز عمل کا علم تھا، اس نے ان بے قاعدگیوں کو روکنے کے لیے کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا۔

متاثرہ صارف ڈاکٹر کمالا سنن نے اپیل کنندہ کارپوریشن سے رابطہ کیا۔ کارپوریشن نے 23 مارچ 1990 کو جواب دیا جس میں تسلیم کیا گیا کہ دوسرے مدعا علیہ نے بے قاعدگیاں کیں۔

21 جنوری 1987 کو ڈاکٹر کمالا سنن نے ایل پی جی کنکشن کے حصول کے لیے 2036.65 روپے ادا کیے، جس میں چولہے کی قیمت اور ایل پی جی کنکشن کی ضروری ضمانت شامل تھی۔ اسی دن انہیں کنزیومر نمبر فراہم کیا گیا جس کے لیے 61.65 روپے ادا کیے گئے۔ دوسرے مدعا علیہ کی بے قاعدگیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپیل کنندہ نے اس کی ایجنسی معطل کر دی۔ تاہم، بعد میں یہ ایجنسی بحال کر دی گئی۔ دوسرے مدعا علیہ نے ڈاکٹر کمالا سنن کو نیا رجسٹریشن دیا اور سلنڈروں کی مستقل فراہمی شروع کی۔ یہ رجسٹریشن 20 جون 1988 کو دیا گیا، رجسٹریشن نمبر 1624 تھا۔ مئی 1990 تک سلنڈر باقاعدگی سے فراہم کیے جاتے رہے۔ جب صارف نے اپنے کنکشن کی باقاعدگی کی درخواست کی تو اپیل کنندہ نے انکار کر دیا۔ صارف کے مطابق یہ اپیل کنندہ انڈین آئل کارپوریشن کی طرف سے ملازمات میں کوتاہی کے مترادف تھا کیونکہ دوسرا مدعا علیہ انڈین آئل کارپوریشن کا مجاز ایجنٹ تھا۔ ان الزامات پر اس نے کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل فورم، کولم میں شکایت دائر کی، جس میں گیس کنکشن کی باقاعدگی اور 500 روپے معاوضہ طلب کیا۔

ڈسٹرکٹ فورم نے مدعی کے مؤقف کو تسلیم کیا۔ اپیل کنندہ-کارپوریشن کو ہدایت دی گئی کہ وہ 21.01.87 کو دیے گئے کنکشن کو مستقل کرے، سبسکرپشن واؤچر جاری کرے، اور 100 روپے بطور لاگت ادا کرے۔

مذکورہ حکم کے خلاف اپیل کیرالا اسٹیٹ صارفین شکایات ازالہ فورم کمیشن میں اپیل نمبر 32 آف 1991 کے تحت دائر کی گئی۔ مورخہ 10 جون 1992 کے حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کا مؤقف کہ پہلا مدعا علیہ اور اپیل کنندہ کے درمیان دفعہ 2(g) کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 کے تحت

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کوئی معاہدہ نہیں ہے اور مدعی کے پاس غیر قانونی گیس کنکشن ہے، جو مستقل نہیں ہو سکتا، تسلیم نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اپیل مسترد کر دی گئی۔

نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن، نئی دہلی میں دائر نظرثانی درخواست بھی مورخہ 17 مارچ 1993 کو مسترد کر دی گئی۔ لہٰذا موجودہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے دلائل درج ذیل ہیں:

مدعی کو دفعہ 2(g) کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 کے تحت چارہ جوئی کا اختیار حاصل نہیں کیونکہ مدعی اور اپیل کنندہ-کارپوریشن کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص اس وقت ہی ایل پی جی صارف بنتا ہے جب وہ سبسکرپشن واؤچر پر دستخط کرے۔ یہ واؤچر ان شرائط و ضوابط پر مشتمل ہوتا ہے جن کی بنیاد پر سلنڈر اور پریشر ریگولیٹر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا، جب سلنڈر اور ریگولیٹر بغیر سبسکرپشن واؤچر کے قبضہ میں ہوں تو یہ دفعہ 3(2) ایل پی جی (ریگولیشن آف سپلائی اینڈ ڈسٹری بیوشن) آرڈر، 1988 کے تحت غیر قانونی عمل تصور کیا جائے گا۔ چونکہ ڈاکٹر کمالا سنن سبسکرپشن واؤچر پیش کرنے میں ناکام رہے، وہ اپیل کنندہ کے خلاف کوئی دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اس معاملے میں کوئی ملازمات میں کوتاہی نہیں پائی گئی۔ تحقیقات سے یہ ثابت ہوا کہ میسرز کارتیکا گیس ایجنسی نے کئی بے قاعدگیاں کیں۔ متبادل بندوبست دوسرے ڈسٹری بیوٹر کے ذریعے کیا گیا جہاں دوسرے مدعا علیہ نے کئی غیر مجاز کنکشن جاری کیے، جو مجرمانہ بددیانتی کے مترادف ہے۔ اپیل کنندہ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی جا سکتی۔

ایل پی جی ڈسٹری بیوشن معاہدہ کی شق 17 واضح کرتی ہے کہ ڈسٹری بیوٹر بطور پرنسپل کام کرے گا نہ کہ ایجنٹ کے طور پر۔ درحقیقت، مدعی کو 23 مارچ 1990 کے خط کے ذریعہ درست پوزیشن سے آگاہ کیا گیا۔ ان حالات میں اگر کنکشن کو مستقل بنانے کی قانونی ذمہ داری موجود نہیں، تو شکایت کو مسترد کر دینا چاہیے تھا۔ ماتحت حکام نے اپنی سوچ میں غلطی کی۔

مدعا علیہ کی جانب سے وکیل نے مؤقف اختیار کیا کہ سبسکرپشن واؤچر ہی مستقل کنکشن کو ثابت کرنے کا واحد ذریعہ نہیں ہے۔ ایل پی جی سلنڈر، پریشر ریگولیٹر اور سلنڈروں کی مستقل فراہمی و دوبارہ بھرائی خود صارف ہونے کا کافی ثبوت ہے، کیونکہ یہ اشیاء صرف ایل پی جی پیدا کرنے والی کمپنیوں کے پاس دستیاب ہوتی ہیں۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مورخہ 08.12.89 کا خط ثابت کرتا ہے کہ اپیل کنندہ کو 1989 سے ایجنٹ کے غیر مجاز افعال کا علم تھا، جس کے سبب اس کی ایجنسی منسوخ کی گئی۔ اس کے باوجود ایجنسی کو بحال کرنے کا کوئی جواز نہ تھا۔ علاوہ ازیں، اپیل کنندہ نے کس طرح دوسرے مدعا علیہ کو مسلسل گیس سلنڈر کی فراہمی کی اجازت دی، اس کی وضاحت نہیں کی گئی۔ لہٰذا، یہ مفروضہ بنتا ہے کہ اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے غیر مجاز اعمال کی توثیق کی۔

اس سوال کے فیصلہ کے لیے لازم ہے کہ ہم نمائش R-2 کی شق 1(a) کو دیکھیں۔ یہ انڈین آئل کارپوریشن اور میسرز کارتیکا گیس ایجنسی کے درمیان معاہدے کا میمورنڈم ہے، جو اپیل کنندہ اور کارتیکا گیس ایجنسی کے درمیان اصل تا اصل بنیاد پر تعلق قائم کرتا ہے۔

(زیر تاکید)

معاہدہ کی شق 17 درج ذیل ہے:

"تمام وہ معاہدے یا معاہداتی اقدامات جو صارفین کے ساتھ ڈسٹریبیوٹر کی جانب سے ایل پی جی کی فروخت، تنصیب، مرمت، کنکشن، بھرے یا خالی سلنڈر، پریشر ریگولیٹر، یا منسلکہ آلات سے متعلق ہوں، ان میں ڈسٹریبیوٹر بطور پرنسپل کام کرے گا، اور یہ تصور کیا جائے گا کہ وہ کارپوریشن کے ایجنٹ یا نمائندہ کی حیثیت سے کام نہیں کر رہا؛ کارپوریشن ان معاہدات، اقدامات یا کسی بھی عمل یا کوتاہی کے سلسلے میں، جو ڈسٹریبیوٹر، اس کے ملازمین یا کارکنان کی طرف سے ہو، کسی بھی طرح ذمہ دار نہیں ہو گی۔ ڈسٹریبیوٹر اس بات کا پابند ہو گا کہ وہ صارفین کو اس شق کے بارے میں تحریری طور پر آگاہ کرے، چاہے خط و کتابت کے ذریعہ ہو یا صارف کے اندراج کے وقت۔"

لہٰذا، یہ واضح ہے کہ یہ تعلق اصل تا اصل کی بنیاد پر ہے۔ ماتحت حکام کی یہ رائے کہ حالات، دستاویزات اور فریقین کے طرز عمل سے ایجنٹ و پرنسپل کا تعلق ثابت ہوتا ہے، سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہ وہ مقدمہ ہے جس میں دوسرے مدعا علیہ کارتیکا گیس ایجنسی نے غیر مجاز کنکشن دیا۔ اگر یہ قانونی کنکشن ہوتا تو سبسکرپشن واؤچر پیش کرنا سب سے آسان ہوتا۔ جیسا کہ اپیل کنندہ کے وکیل نے درست طور پر کہا، ایسا واؤچر اہم ہے اور اپیل کنندہ-کارپوریشن کو پابند کرتا ہے۔ ماتحت حکام نے سبسکرپشن واؤچر کی اہمیت کو نظر انداز کیا۔ ایل پی جی کنٹرول آرڈر کی دفعہ 3(2) درج ذیل ہے:

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"کوئی شخص مائع پیٹرولیم گیس کو بھرے ہوئے سلنڈر یا بلک فارم میں اس وقت تک نہ رکھے گا نہ استعمال کرے گا، جب تک اسے کسی ڈسٹریبیوٹر یا آئل کمپنی سے حاصل نہ کیا گیا ہو۔"

ڈاکٹر کمالا سنن کے قبضے میں ایل پی جی سلنڈر کا ہونا قانونی ثابت نہیں ہوا۔ لہٰذا، غیر مجاز کنکشن کے ذریعے حاصل شدہ قبضہ کی بنیاد پر پہلے مدعا علیہ کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کارپوریشن پر معاہدہ مسلط کرے۔

مورخہ 23 مارچ 1990 کو ڈاکٹر کمالا سنن کو لکھا گیا خط درج ذیل ہے:

"انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ

ایل پی جی:104

23.03.90

ڈاکٹر پی۔ کمالا سنن

کنزیومر پروٹیکشن کونسل آف کیرالا،

ٹی سی 96/5، پیروڑکاڈا،

تریوندرم 695005

محترم،

موضوع: کاروناگاپلی میں ایل پی جی کی تقسیم

ہم آپ کے مورخہ 08.01.90 کے خط کے حوالہ سے عرض کر رہے ہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کاروناگاپلی میں مختلف افراد کو کئی سلنڈر اور ریگولیٹر غیر مجاز طور پر جاری کیے گئے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان فراہمیوں کے لیے رسیدیں کارتیکا گیس انٹرپرائزز کے نام سے جاری کی گئیں، نہ کہ کارتیکا گیس ایجنسیز کے نام سے جو کہ ہمارے مجاز ڈسٹریبیوٹر ہیں۔ یہ غیر مجاز عمل ہے جو کہ مجرمانہ بددیانتی کے مترادف ہے۔ تاہم، جب تک ہمیں میسرز کارتیکا گیس ایجنسیز (ہمارے مجاز ڈسٹریبیوٹر) کی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طرف سے جاری کردہ کوئی درست دستاویز، جیسا کہ رسید یا سبسکرپشن واؤچر فراہم نہ کیا جائے، ہم کنکشن کی باقاعدگی کے سلسلے میں کوئی اقدام نہیں کر سکتے۔

ریفل کی سپلائی کے بارے میں ہم یہ معاملہ مناسب طریقے سے اپنے مینیجر، تریوندرم کے ساتھ اٹھا رہے ہیں تاکہ ہری پاڈ سے سپلائی کے موجودہ معاہدہ کو بہتر بنایا جا سکے۔

شکریہ،

خلوص کے ساتھ،

برائے انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ،

دستخط شدہ

ایریا مینیجر"

یہ خط صورت حال کو ہر شک و شبہ سے بالاتر کر دیتا ہے۔ اس نے صارف کو اس کے قانونی حقوق سے آگاہ کر دینا چاہیے تھا۔ مزید برآں، اس مقدمہ میں دوسرے مدعا علیہ کے غیر مجاز افعال کے نتیجے میں اس کی ڈسٹری بیوشن شپ منسوخ کر دی گئی۔ اس کی بحالی کا کوئی اثر نہیں اگر معاہدہ کی شق 17 کو مدنظر رکھا جائے۔ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ کی دفعہ 2(g) درج ذیل ہے:

"(g) "کوتاہی" کا مطلب ہے کسی بھی ایسی خامی، نقص، کمی یا عدم اہلیت، جو کہ کسی بھی قانون کے تحت لازمی طور پر برقرار رکھی جانی چاہیے یا کسی معاہدے کی پیروی میں یا کسی خدمت کے حوالے سے کسی شخص کے ذریعے کی جانی والی کارکردگی میں ہو۔"

چونکہ اپیل کنندہ اور صارف کے درمیان کوئی معاہدہ موجود نہیں، لہٰذا دفعہ 2(g) کے تحت کوئی "کوتاہی" وجود میں نہیں آتی۔ لہٰذا، یہ کاروائی کنزیومر فورم کے سامنے قابل سماعت نہیں ہے۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر، ماتحت حکام کے فیصلے منسوخ کیے جاتے ہیں۔ دیوانی اپیل منظور کی جاتی ہے۔ تاہم، مقدمہ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی اخراجات نہیں دیے جائیں گے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔